

# حکمت کتابیں

علامہ ابوالخیر اسدی

مجلس نشر السنۃ مخدم رشید ملتان



جس کے ساتھ اللہ ہے  
وہ اکیلا نہیں ہے۔

حکیم کی باتیں



— علامہ ابوالخیر اسدی —

مجلس نشریات  
مخدوم رشید  
(ملتان)

(یوسفی پور)

شائع  
کردہ

نام کتاب ----- حکمت کی باتیں

مصنف ----- علامہ ابوالخیر اسدی

سرورق ----- عبد الرحمن آرٹسٹ ملتان

خطاطی ----- محمد اقبال یوسفی

قیمت ----- ۵۰ روپے

تعداد ----- ۵۰۰

مجلس نشر السنۃ  
مخدوم رشید  
(ملتان)

# حَرْفِ اَوَّل

حکمت کی باتیں ، زندگی پر  
 ڈھالنے کے لئے لکھی جاتی ہیں  
 نہ کہ مُطالعه کر کے  
 الماری میں رکھنے کیلئے !



(یوسفی ۱۹۶۱ء)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط



آدمی دولت کے ذریعے جتنی بھی ترقی کرے،  
وہ عارضی شہرت، عورت اور پیٹ کی وادی  
سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔







جتنی بڑی ہستی کے ساتھ تقرب  
 ہوگا۔ وہ تقرب اُسے اتنا ہی بڑا بنا دیگا  
 قرآن میں ہے وَلِذِكْرِ اللَّهِ الْكِبَرُ  
 اللہ چونکہ سب سے بڑا ہے، اس لئے  
 اس کی یاد بھی انسان کو دوسروں سے بڑا  
 بنا دیتی ہے۔ !





حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کے جھوٹے  
آنسو جب پیغمبر کو دھوکہ دے سکتے ہیں۔

اس کے بعد ہم

صحیح فیصلہ نہیں کر سکتے کہ ہر بہنے والا آنسو  
واقعی اعتبار کے قابل ہوتا ہے۔





زنا۔ ایک عورت کی عصمت کا  
 قرض ہے۔ عصمت کے قرض کو زانی  
 خود نہیں اُتار سکتا، بلکہ اس کی بیوی یا  
 بیٹی اپنی عصمت کے ذریعے اس قرض  
 کو ادا کرتی رہے گی۔ اس لئے کہ باپ کا  
 قرض اُس کی اولاد ہی ادا کرتی ہے۔







چوڑی ایک بڑا گناہ ہے لیکن  
 بعض لوگ چوری کے ذریعے جنت خرید  
 کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ  
 وہ ہیں جو عسرو کے ذریعے حرمین  
 میں داخل ہو جاتے ہیں۔ پھر چور بن کر چھپے  
 رہتے ہیں۔ جب حجر ہوتا ہے۔ یہ چوری کا ج  
 پڑھ کر ہمیشہ کے لئے حاجی الحرمین بن جاتے

ہیں۔ ★★



پیو اپنے مُرید کو جو تعویذ لکھ کر دیتا ہے وہ  
 بھی کاغذ کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے۔ اور مُرید جو اس  
 کے معاوضے میں ایک سو روپے ہدیہ دیتا  
 ہے وہ بھی کاغذ کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ مُرید کا دیا ہوا  
 ٹکڑا تو پیو کی فوری ضرورت پوری کر دیتا ہے  
 اور پیر کا دیا ہوا تعویذ کا ٹکڑا خُدا جانے کب  
 اثر کرنے یا نہ کرے۔ آپ بتلائیں ان میں زیادہ  
 کامل کون ہے۔ پیو یا مُرید ؟







کبھی کو بلیندی سے دھکا دے کر گرانا  
تو سبھی کو آتا ہے لیکن ایک سستی میں گمے  
ہونے کو سہارا دے کر تھا منا ہر ایک  
کو نہیں آتا۔

۵

نشر پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے  
مزہ تو تب ہے کہ گرتے کو مقام لے ساقی







حُسنِ خاتمہ کا مطلب یہ ہے کہ  
 جب موت آئے تو آپ اُس وقت  
 کسی نہ کسی نیک عمل میں مصروف نہ ہوں  
 کسی مقدّس مقام یا کسی مقدّس زمانے  
 میں مَرنا، اس تکوینی موت سے  
 نجات نہیں ہو سکتی —







ہماری زندگی نصف سے زیادہ  
مصائب کی اس لئے شکار ہوتی ہے  
کہ ہم ہر معاملے میں یہی کہتے رہتے  
ہیں — ”کہ لوگ کیا کہیں گے“





بعض لوگ عبادت کو محض  
تصنع کی خاطر کرتے ہیں تاکہ معاشرے  
میں کچھ نہ کچھ وقت ارقائم رہے۔ یہ ان  
کی بدعات ہے، عبادت نہیں ہے۔

۵

بے موسیٰ کا شغل تھا اپنی نماز بھی  
موسم بہار آئی تو میخوار ہو گئے؛







آپ کسی پر اس لئے زیادہ ناراض  
 ہوئے ہیں کہ اُس سے آپ نے کچھ  
 توقعات وابستہ کر رکھی ہیں۔ اگر آپ  
 توقعات کا وزن دوسروں پر ڈالنا  
 چھوڑ دیں۔ اس طرح آپ ہر قسم کے  
 گلے شکوؤں سے نجات حاصل کر لیں گے۔  
 ۵ جب توقع ہی چھوڑ دی ہمس نے  
 پھر شکایت گلے کریں کس کے



اگر اس دُنیا میں آپ اپنا اُغروی تہ  
 دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر آپ دیکھیں کہ میرے  
 نزدیک اس دُنیا میں دین کی کتنی قدر و منزلت  
 موجود ہے۔







درخت

جڑ سے نہیں پھپھانا جاتا، بلکہ اپنے

پہلے

سے پھپھانا جاتا ہے —





جن اوقات میں عبادت کو فراموش  
 کیا گیا ہے۔ اگر ان اوقات کو دوسرے  
 کاموں میں صرف کر دے۔ تو اس کے دو  
 نتیجے ظاہر ہوں گے۔ ایک تو اسے عبادت  
 کی حق تلفی کا عذاب ہوگا۔ دوسرا ان اوقات  
 میں جو کام بھی کرے گا۔ ان کی نحوست  
 اس کے دوسرے کاموں کو منحوس  
 بنائے گی۔ —







اگر آپ کی اولاد آپ کے ساتھ  
 بڑھاپے میں سخت نافرمانی اور کشتی کے  
 ساتھ پیش آتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ  
 آپ آغاز میں اُن کی محبت میں خُدا  
 کی سخت بغاوت کرتے  
 رہے ہیں —





جو انسان قرآن کی تعلیم سے بیدار  
 نہیں ہوتا۔ اُسے زندگی کے حوادث اور  
 ناگہانی آفات خود بخود بیدار کرتی  
 ہیں —







خُدا اگر کسی مصلحت سے  
 دُعا منظور نہیں کرتا۔ لیکن اُسے دُعا  
 مانگنے کا اجر تو پورا پورا مل جاتا ہے، مُشرک  
 کو غیر سے مانگنے میں صرف نامُراد ہی  
 حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ اس دُعا کی وجہ سے  
 وہ اُلٹا گناہ کا رُعبی بن جاتا ہے —





لاپچی اور خوشامدی کو بالکل دوست  
 نہ بنائیں، لاپچی دوست ہر وقت امداد  
 کا مستحق بنتا رہتا ہے اور خوشامدی  
 دوست طمع کے وقت بے حد تعریف  
 کرتا ہے۔ اگر طمع پورا نہ ہو تو پھر وہ  
 اپنی خوشامد کو عیب جوئی میں تبدیل  
 کر دیتا ہے۔ !

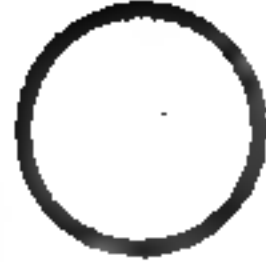




جھگڑا وہاں ہوتا ہے جہاں ایک طرف ظالم  
 اور جھوٹا اور دوسری طرف مظلوم اور سچا آدمی بنو چو کہ  
 ظالم اور کاذب انصاف کا دشمن ہوتا ہے۔ ایسا  
 جھگڑا کبھی بھی ختم نہیں ہوتا۔ اس کی آسان صورت  
 یہ ہے کہ مظلوم اور سچا آدمی اس جھگڑے میں اپنا  
 کچھ نقصان برداشت کر کے اس جھگڑے کو ختم  
 کر دے۔







اہم شافعی فرماتے ہیں :-

قِيَمَةُ مَا يَأْكُلُ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ  
مِنَ الْأَمْرَاضِ وَالْفُضُلَاتِ  
آدمی جو کچھ کھاتا پیتا ہے، اُس کی قیمت وہ ہے  
جو اُس کے دُجود سے امراض اور فضلات کے  
ذریعے خارج ہوتی رہتی ہے۔





کثرتِ اختلاط سے انسان کو  
 کبھی بھی اچھا ماحول میسر نہیں آ سکتا۔  
 اس کی صورت یہ ہے کہ تنہائی کیلئے  
 کچھ نہ کچھ وقت نکال کر اپنے اعمال  
 کا احتساب کرتا رہے۔





بے عمل عالم کی مثال اُس پتھر کی  
 طرح ہے۔ جو کُنٹراؤزار کو تو تیز کر  
 دیتا ہے۔ لیکن وہ پتھر خود کسی چیز  
 کو کاٹ نہیں سکتا۔







ایک آدمی دودھ میں پانی ملا کر بیچتا تھا۔  
 اُس نے کہا دودھ میں پانی ملا کر بیچنا تو جرم ہے  
 لیکن میں پہلے پانی بھر لیتا ہوں پھر اس میں  
 دودھ ملا کر بیچتا ہوں۔

دیکھئے! حرام خور آدمی کس طرح  
 تاویل سے نجاست کو بھی حلال  
 بنا کر کھا لیتا ہے —



ایک اندھا آدمی رات کو لیمپ لے کر  
چل رہا تھا، کسی نے پوچھا آپ کو روشنی  
کی کیا ضرورت ہے؟

اندھے نے جواب دیا تاکہ کوئی سہیلوں  
والا اندھیرے میں مجھ پر نہ گر پڑے۔ اس کا  
مطلب ہے کہ محتاط آدمی دوسروں کے  
ضرر سے اکثر محفوظ رہتا ہے۔





اندھیرے میں ہر بڑائی پر پردہ آجاتا ہے۔  
 اس لئے بعض لوگ اپنی ریش کے سائے  
 میں ایسی ایسی بدکاری کا ارتکاب کرتے  
 ہیں کہ غنڈوں کے خواب و خیال میں  
 نہیں آسکتی۔







# سکورت

پہلے بیٹی بنتی ہے۔ پھر بیوی۔ اس کے بعد

مال بن جاتی ہے۔

جب بیٹی حیا سیکھ لیتی ہے وہ

جب بیوی اور مال بنتی ہے تو عصمت و

شرافت کا پیکر بن جاتی ہے۔





جو آدمی آپ سے ظاہراً اچھا میل  
 بول رکھتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ  
 دل سے بھی اچھے اچھی نگاہ سے دیکھتا  
 ہو۔

آدمی آدمی سے ملتا ہے  
 دل مگر کس سے ملتا ہے





صحیح خیرات وہ ہوتی ہے جس میں غریب  
 کی ضرورت کو ملحوظ رکھا جائے۔ یہ نہیں کہ اپنی  
 محضی کی چیزیں خرید کر تقسیم کر دینی چاہئیں  
 آپ پہلے اس غریب کا تجربہ کر لیں اگر وہ بیمار ہے  
 تو اس کی دوائی سے کا انتظام کر دیں۔ اسی طرح  
 اگر کپڑوں کی ضرورت ہے تو کپڑوں کا اہتمام  
 کر دیں۔ اسی طرح ہر خیرات میں غریب کی  
 اہم ضرورت کو ملحوظ رکھ کر خیرات کیا کریں۔





ایک آدمی دودھ میں پانی ملا کر بیچتا تھا۔  
 اتفاقاً اس کی بھینس دریا میں ڈوب کر مر گئی۔  
 اُس نے اپنے لڑکے سے پوچھا کہ وہ بھینس کس  
 طرح ڈوب کر مر گئی؟

بیٹے نے جواب دیا، ابا جان! آپ جو پانی  
 میں دودھ ملایا کرتے تھے وہ تھوڑا تھوڑا جمع  
 ہوتا رہا۔ جب زیادہ جمع ہو گیا تو ہماری بھینس  
 اس میں گر کر ڈوب گئی۔





جو آدمی اپنی ناداری کو غیرت کی وجہ سے  
 چھپاتا رہے گا تو جو لوگ اُس کی ناداری سے واقف  
 نہیں ہوتے، اس تعفف کی وجہ سے اُسے غنی  
 سمجھنے لگیں گے۔ دیکھئے۔ ناداری میں پردہ دینے کا  
 عمل ایسا ہے کہ وہ ناداری کے باوجود معاشرے  
 میں باعزت رہتا ہے۔ اور جو لوگ اپنی ناداری  
 نمایاں کرتے رہتے ہیں۔ اُن کی ناداری بھی دور  
 نہیں ہوتی، اُلٹا معاشرے میں ان کا وقار بھی  
 گر جاتا ہے۔ ★★



بخیل کی روٹی بیماری پیدا کرتی  
 ہے۔ اس لئے کہ بخیل کے چوڑھے کے نیچے  
 جتنی دیر آگ جلتی رہتی ہے۔ بخیل کا دل  
 اس سے بھی زیادہ جلتا رہتا ہے۔





مَال کو جمع کرنا ایسا ہے جیسے ایک  
بھاری پتھر کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جانا۔

—: اور: —

اسراف میں خرچ کرنا ایسا ہے جیسے  
اس پتھر کو چوٹی سے نیچے لڑھکا دینا۔







اَسْلَافِ مُٹھی بھر جو اور چنہ  
 کھجور کے دانوں کے عوض جَنّت کے  
 بڑے بڑے طبقات حاصل کر لیتے تھے اور  
 آج حال یہ ہے کہ ہم اتنی دولت اور  
 زمینوں کے مالک ہونے کے باوجود عملاً  
 جَنّت کی ایک انچ زمین بھی حاصل نہیں  
 کر سکتے۔



# قیامت

میں اس بات کو سب سے زیادہ دیکھا جائے  
 گا کہ اس انسان نے دوسروں کو کس قدر  
 فائدہ پہنچایا ہے۔ نہ کہ یہ دیکھا جائے گا کہ  
 اس نے اپنی ذات کی خاطر دوسروں سے  
 فائدہ کس قدر اٹھایا تھا۔





مُنافق اور چالباز سے  
اگر کوئی کام نکالنا ہو، تو وہاں بڑی شرافت  
کام نہیں آتی بے بلکہ اس کے ساتھ کچھ  
اُلٹ پھیر کرنا پڑتا ہے —

۵

سیدھی انگلی گھٹی نہ آوے ٹیڑھی کرو تو آوے





جھوٹا انسان طاقت کے آگے  
 جھکتا ہے اور سچا انسان صیغہ دلیل  
 کے آگے

مسترخس  
 کر لیتا ہے !







جس بیوی کو آپ بے وفا سمجھ رہے ہیں  
 لیکن وہ آپ کے بچوں کی تو پوری فادار  
 ہے۔ اسی طرح وہ اپنی عزت کو بھی تمہاری  
 خاطر دغا نہیں ہونے دیتی۔ اور تمہارے  
 مال و متاع کی بھی پوری حفاظت کرتی  
 رہتی ہے۔





ظالم افسروں اور رئیسوں کی اکثر  
بیویاں تشر مزاج اور بد اخلاق ہوتی  
ہیں۔ یہ لوگ غریبوں کی آہوں سے اتنا  
نہیں ڈرتے جتنا یہ اپنی بیویوں کے  
بھوتوں کی نوک سے ڈرتے ہیں۔





**DO WORK OR  
GO TO GRAVE**

فارغ نہ بیٹھو، کچھ نہ کچھ کام کرتے  
رہو۔ نگمار ہنسنے سے قبر میں سونا  
بہتر ہے !



# حقوق العباد میں

بڑی احتیاط کی ضرورت ہے جس  
 سیٹ پر آپ بیٹھے ہیں۔ اگر آپ نے گاڑی  
 کا ٹکٹ نہیں خریدا تو سیٹ کی اس غصہ شدہ  
 جگہ پر آپ کی نماز بھی نہیں ہوگی، چوری  
 کی بجلی سے جو گھر میں روشنی ہوگی، اُس روشنی  
 میں تلاوت بھی ناجائز ہے جس گھر کا آپ نے  
 محصول چوکی ادا نہیں کیا، اُس گھر سے  
 روزہ بھی صحیح نہیں ہوتا۔ ★★ ★





# عَوَلت

شادی کے وقت پھول کی طرح  
ہلکی ہوتی ہے اور شادی کے بعد  
وزنی پتھر بن جاتی ہے۔

۵ رتے ہی کٹ رہی ہے ہماری توہم  
جس دن بزم نے مہنس کے کہا تھا! قبول ہے۔





آپ اپنے مال میں سے کچھ نہ کچھ اپنے  
 کنٹرول میں ضرور محفوظ رکھیں تاکہ آپ  
 بڑھاپے میں حق العباد اور حقوق الہی کی  
 کچھ نہ کچھ تلافی کر سکیں۔ ورنہ اولاد تو بوڑھے  
 باپ کے روزے کا فائدہ دینا بھی  
 برداشت نہیں کر سکتی —





## عورتیں

دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک عورت بچے  
 تو جنتی ہے لیکن اُس کی داڑھی نہیں ہوتی  
 دوسری عورت جس کی داڑھی تو ہوتی ہے  
 لیکن بچے نہیں جنتی۔ یہ عورت زیادہ خطرناک  
 ہوتی ہے۔ اس قسم کی عورتیں صوفیہ  
 اور محراب و منبر پر زیادہ پائی جاتی ہیں۔





بیوقوفی اگر دانا نہیں ہے تو آپ  
 ہر اہم بات اُس پر واضح نہ کر دیا کریں،  
 کیوں کہ اس طرح پوٹھے کی بات محلے  
 تک پھیل جائے گی —  
 پھر آپ لوگوں کی چہ میگوئیوں سے  
 گھبرا کر بیوی سے فضول جھگڑاتے  
 رہیں گے —







خلال الدین سلجوقی نے عسیر خیم  
کو پیغام بھیجا۔ میرے پاؤں میں موج  
اگتی ہے۔ کچھ اچھا طبیب بھیجو، اس نے  
جواب میں لکھا :-

”ظلل الہی! امور سلطنت میں سر  
استعمال فرمائیے!“





قانونِ مکافات کا تقاضا ہے کہ  
 انسان کو ہر گناہ کی سزا ملتی ہے،  
 اس سزا کا انتظام خارج سے نہیں ہوتا۔  
 بلکہ اس کی اپنی زندگی کے حوادث  
 منتقم بن کر اُسے سزا دیتے  
 رہتے ہیں۔

۵

عدل و انصاف فقط حشر پر موقوف نہیں،  
 زندگی خود ہی گناہوں کی سزا دیتی ہے۔



جس عالم کا

عقل

قوم کو پیچھے کر دے، اُس عالم کا

عقل

اُس قوم کو آگے نہیں کر سکتا۔



## خَرْبُوزِ لَا

اگر چھری سے ٹکرائے تو یہ خود کُشتی  
کافعل ہو گا نہ کہ مُجساہد ا نہ اِقدام۔

۵

خوشبو کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ  
اپنی موجودگی کو اِعلان کر کے ثابت کرے۔







اگر تم۔

اپنا راز دشمن سے چھپانا چاہتے ہو تو  
اُس کو اپنے دوست سے بھی نہ کہو۔

اگر آپ پھول حاصل کرنا چاہتے ہیں  
تو آپ کو کانٹوں سے دامن بچانے کا  
فن بھی سیکھنا ہوگا۔





جس طرح غریب مظلوم کی آہوں میں  
 تاثیر ہوتی ہے۔ اسی طرح فاقہ کش غریب  
 کی دُعاؤں میں بھی بڑا اثر ہوتا ہے۔ مشہور  
 ہے کہ صحیح خیرات سے بڑی بڑی آفات  
 دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے  
 کہ لینے والے غریب کی بے ساختہ دُعاؤں  
 آفات کیلئے ڈھال بن جاتی ہیں۔





آپ کسی دوسرے پر اپنا کوئی حق  
 ثابت نہ کریں۔ اس کے بعد اگر وہ آپ کا  
 کوئی حق ادا نہ کر لے گا تو اس پر آپ کو کسی  
 قسم کی ناراضگی نہ ہوگی۔ ناراضگی وہاں  
 محسوس ہوتی ہے۔ جب آپ یہ سمجھتے  
 ہیں کہ اس نے میرے حق میں فلاں فلاں  
 کوتاہی کی ہے۔ —





گناہ خواہ آپ کو کتنا ہی حسین  
محسوس ہوتا ہو، لیکن اس کی اندرونی  
سیاہی میں ایسے شرارے پوشیدہ ہوتے  
ہیں کہ وہ رفتہ رفتہ انسان کو زخمی کرتے  
رہتے ہیں —





یہ بڑی خامی ہے کہ تعریف تو جھوٹی  
 بھی پسند کر لی جائے لیکن تنقید اگرچہ دیکھتی  
 ہی صحیح کیوں نہ ہو اُسے برداشت نہ کرے  
 یہ خامی اصل علم میں زیادہ پائی جاتی ہے۔  
 جب کوئی عالم صحیح تنقید کے بعد اپنی  
 غلطی تسلیم نہیں کرتا۔ بعض دفعہ اس کی غلط  
 بات دین کا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔







حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک  
 دن میں دس کورڑھیوں کا علاج  
 کیا، اُن میں سے صرف ایک مریض نے  
 آپ کا شکریہ ادا کیا، پھر ہم کیوں  
 حضرت مسیحؑ سے زیادہ کسی سے شکریے  
 کی اُمید رکھیں۔





ایک آدمی کہتا ہے کہ مُردے سُنتے  
 ہیں۔ اس کے مُقابلے میں ایک دوسرا  
 کہتا ہے کہ پتھر بھی بولتے ہیں، تو  
 آپ بتلائیں ان دونوں میں سے زیادہ  
 سچا کون ہے؟





خُلائے رِزاق !

ہر پرندے کو روزی دیتا ہے

لیکن

اُن کے گھونسلے میں نہیں پھینکتا۔





انسان کو انسانیت سے  
 فائدہ پہنچتا ہے۔ امیر لوگوں کے پاس  
 حاکمیت تو ہوتی ہے۔ لیکن انسانیت  
 نہیں ہوتی، اس لئے ان کے وجود  
 سے دوسروں کو بہت کم نفع پہنچتا ہے،  
 ۵ بڑا ہوا، تو کیا ہوا جیسے بڑی کھجور  
 پنچھی کو سایہ نہیں اور پھل بھی لاگے دور





بوڑھے ماں باپ کی یہ اذیت،  
 شہادت دے رہی ہے کہ اُسی کی اولاد  
 جب تک بڑھاپے میں پہنچ کر اس  
 اذیت کا بدلہ نہ دے۔ مرتد تک خیر  
 سے سفر نہیں کر سکتے۔







# زندگی

کی بہترین عافیت یہی ہے کہ روٹی  
وقت پر ملتی رہے اور پاخانہ کھل کر  
آتا رہے !





عوام کا بس اتنا شعور ہے۔ وہ جوتے  
کے آگے دوڑتے ہیں اور پیسے کے  
پیچھے —



جو دوست غداری کر کے دوستی ختم کرنا  
 چاہے، تو اُسے منانے کی بالکل کوشش نہ کرے،  
 بلکہ اُس کا شکریہ ادا کرے کہ اُس نے اپنی باطنی  
 خباثت کو جلد ہی ظاہر کر دیا ہے۔ ورنہ زیادہ دیر کے  
 بعد اُسے زیادہ نقصان پہنچا دیتا —

۵ اک ذرا سی بات پر ہڈت کے یار نے گئے  
 مگر اتنا تو ہوا، کچھ لوگ پہچانے گئے



جس طرح حرامی آدمی کسی شریف کے  
گھر میں داخل ہو کر ان کی عزت  
کو داغدار کر دیتا ہے۔

اسی طرح حرام مال بھی جب کسی کے  
گھر میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ جس  
بیٹ میں گھستتا رہے گا۔ اُسے پوری  
طرح تباہ کر کے چھوڑے گا۔





ایک لنگڑا اور اندھا آدمی قافلے سے بچھڑ  
گئے۔ اب دونوں چلنے سے معذور تھے۔ اندھے  
نے لنگڑے سے کہا میں تجھے اپنے کندھے پر  
اٹھا لیتا ہوں، تو مجھے راستہ بتاتا جا، اسی طرح  
ہم دونوں اپنے قافلے تک پہنچ جائیں گے، اسی  
طرح انسان بھی اگر اپنی اپنی وسعت کو ایک سرے  
کے رنج و غم میں جمع کر لیں تو وہ بھی اپنی زندگی کا سفر  
آسانی کے ساتھ کر سکتے ہیں۔







گناہوں کی بتدریج تکمیل ہوتی ہے  
 اس لئے اس کے آغاز اور وسط میں اس  
 کے اثرات محسوس نہیں ہوتے بعض گناہ  
 کافی عرصے بعد مکمل ہوتے ہیں۔ جب  
 انہی تکمیل ہو جاتی ہے تو پھر ان کے ناسو  
 انتقام کی صوت میں پہنے لگ جاتے ہیں۔





۵

تھوڑی ہی کسر بس باقی ہے دُنیا کو جہنم بننے سے  
اعمال گواہی دیتے ہیں، حالات اشارہ کرتے ہیں





صفر

ایک بے کار نقطہ ہے۔ لیکن جب  
 کسی عدد کے ساتھ لگ جاتا ہے تو  
 قیمتی بن جاتا ہے۔ اچھی صحبت کی  
 یہی مثال ہے۔





۹

# قرآن

پہ عمل ہی کر لیں کہ زندگی کی  
نہ جانے کون سی منزل پہ شام ہو جائے





توبہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ  
 اُس نے اپنے گناہوں کا اعتراف  
 کر لیا ہے۔ اگر وہ گناہ حق العباد  
 اور حقوق اللہ سے تعلق رکھتے ہیں، تو جب  
 تک اُن کی ادائیگی نہ کرے گا ہر  
 زبانی توبہ سے یہ گناہ معاف نہیں ہو سکتے۔





کوئی آدمی مصیبت میں اگر اپنی کوئی  
 چیز بیچے تو اس کی مجبوری سے فائدہ اٹھا  
 کر کم قیمت پر خرید نہ کرے بلکہ اس کی  
 مروجہ قیمت پوری لگائے، مجبوری ایک  
 مصیبت ہے۔ اس مصیبت میں وہ  
 اہل اح کا زیادہ مستحق ہوتا ہے،  
 نہ کہ اُسے الٹا ٹوٹ لیا جائے۔







جس طرح تلاوت کی آواز پر ثواب  
ملتا ہے۔ اسی طرح محنت کوشش کے کھارے

کی آواز بھی

شوَاب بن جاتی ہے۔





افلاطون کا قول ہے :-  
 طبیعوں کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے  
 کہ وہ ذہن کی طرف توجہ دیتے بغیر  
 جسم کا علاج کرنے کی کوشش کرتے  
 ہیں۔ لیکن دماغ اور جسم کو ایک دوسرے  
 سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔





سب سے زیادہ بد بخت وہ آدمی ہے  
 جو خود تو مر جاتا ہے لیکن اُس کے چھوڑے  
 ہوئے گناہ نہیں مرتے بلکہ دوسرے  
 انسانوں کے لئے تباہی کا باعث  
 بن جاتے ہیں۔



بجاز کے عشق میں ناکامی اتنا ہلاک  
 نہیں کرتی جتنی اس میں کامیاب ہونے  
 کے بعد اُسے ہلاکت برداشت  
 کرنی پڑتی ہے۔

۵ ناکامی عشق ہو یا کامیابی  
 دونوں کا حاصل خانہ خرابی  
 ۵ کہتے ہیں عشق جس کو خلل ہے دماغ کا۔





دَراخِش

ہوا سے بہتا ہے

یا

گھبراڑے سے !





نیکی قبول کرنے کی استعداد  
 تو ہر انسان کے اندر موجود ہوتی ہے لیکن  
 اس کے غلط استعمال سے وہ استعداد  
 شر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

۵

جذب کی چوٹ تو پڑتی ہے دلوں پر یکساں  
 ضرب کے فرق سے آواز بدل جاتی ہے







پرویز صاحب فرماتے ہیں کہ، جب  
 قرآن کی موجودگی میں کسی حدیث کی ضرورت  
 نہیں ہے۔ اب اُسے چاہیے تھا کہ  
 قرآن کو قرآن کے انداز میں پیش کرتا لیکن  
 اُس کے نزدیک قرآن صرف نچرل ازم  
 کی مینی فیسٹو (MANIFESTO) ہے!  
 جہاں خدا مجبور بن جاتا ہے۔ اور انسان آزاد۔





حاسدوں اور دشمنوں کی نہایت  
 اور حسد سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ  
 جتنی کوشش ہو سکے اپنی تکلیفوں  
 پر پردہ دیتا رہے۔ دشمن بعض دفعہ  
 ایک بات کو ایسے انداز سے پھیلاتا  
 ہے کہ اُس کا جینا بھی دُوبھر کر دیتا ہے۔



جیمز جیننر کہتے ہیں :-

سائنس کی مادی ترقی نے انسان کو  
پناب پر تو چلنا سکھا دیا ہے۔ لیکن انسانیت  
کے ساتھ زمین پر دؤر دم چلنا بھی نہیں  
سمجھا کی۔





قرآن صرف یہ چاہتا ہے کہ اُس کے  
 مُقابلے میں جو بہالت ہے اُسے دُور کر دے  
 تاکہ قیامت میں کوئی یہ عُذر نہ کر سکے کہ میں یہ  
 کام اپنی لاعلمی کی وجہ سے کرتا تھا، کیونکہ جو  
 کام جان بوجھ کر کیا جاتا ہے اُس میں انسان  
 کی انتہائی بے حیائی شامل ہوتی ہے —





حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں :-  
 میں کسی مُحرِّک کے زندہ کرنے  
 سے اتنا عاجز نہیں ہوتا۔ جتنا ایک  
 احمق کی اصلاح کرنے میں  
 عاجز ہوتا ہوں۔





اللہ تعالیٰ نے جس دُعار کے منظور  
 ہونے کا وعدہ کر رکھا ہے وہ جس کا انجام  
 اُس کے حق میں اچھا ہو۔ اسی طرح اگر  
 آپ کی ہر خواہش کی تکمیل ہوتی رہے  
 تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ دینے  
 والے کو بھی اپنی مرضی کے مطابق چلانا  
 چاہتے ہیں !







حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کا قول ہے :-  
 ” جب مظلوم ظالم کو خوب بُرا  
 بھلا کہہ کر اپنا بدلہ لے لیتا ہے تو  
 ظالم کو اس مظلوم پر فضیلت حاصل ہو جاتی  
 ہے۔“





نادان بچوں اور احمق عورتوں کی ضد  
 انسان کو بردباری اور تحمل کا عادی بناتی  
 ہے۔ پھر اس کی خصلت زندگی کی بڑی بڑی  
 آفت کو آسانی کے ساتھ برداشت  
 کر لیتی ہے۔ —





اگر آپ کا مآخِضی اور  
 حَالِ بَر باد ہو گیا ہے۔ آپ  
 نا اُمید نہ ہوں۔  
 مُستقبلِ تو ابھی باقی ہے آپ  
 ہمت کر کے ابھی سے اپنی اصلاح  
 کا آغاز شروع کر دیں۔





عورت کی ہر حال میں دہلوتی کھرتے رہا کریں۔  
 وہ بعض دفعہ جھوٹے وعدے پر بھی اعتماد کر کے  
 خاوند کے ساتھ اچھا گزارا کر لیتی ہے۔





یونانی فلاسفر ہریکلیٹس کا  
 قول ہے کہ آپ دریا میں دو دفعہ قدم  
 نہیں رکھ سکتے۔ دریا ہر مرتبہ اپنا راستہ  
 بدلتا رہتا ہے۔ یعنی ہر چیز تغیر پذیر  
 ہے۔ یعنی وہ ایک دفعہ فائدہ دے کر دوسری  
 دفعہ ضرر بھی دے سکتی ہے۔





ایک شاعر بطور شکوہ اپنے ایک  
شعر میں کہتا ہے :

۵

سوئیں سے ایک دُعا بھی نہیں ہو سکی قبول  
دیکھے ہیں ہم نے حوصلے پروردگار کے

اس کے جواب میں میں نے یہ لکھا ہے :-  
۵ پھر کس صنم نے تھام لیا تھا بتا مجھے  
جب دُور کر دیا تھا تجھے کر دگانے





رشتہ داری میں مال کی بجائے اخلاقِ حسنہ  
 کو زیادہ ملحوظ رکھیں۔ شریف اور اچھا خاوند  
 کسی وجہ سے اپنی بیوی کو پسند نہ بھی کرے لیکن اُسے  
 نان و نفقہ پورا دیتا رہے گا اور کسی قسم کا ایذا بھی نہیں  
 دیگا۔ اس کے برعکس بد اخلاق خاوند اپنی ناپسند  
 بیوی کا ایسا حشر کرتا ہے کہ اُس کا آپ خود اندازہ  
 کر سکتے ہیں۔ !





## انسان کے دل میں

ایک وقت میں دو خیال اکٹھے جمع نہیں  
 نہیں ہو سکتے، آپ اچھے اچھے خیالوں  
 کو دل میں جگہ دیتے رہیں، بُرے  
 خیالات خود بخود بھاگ جائیں گے۔





بڑھاپے کی عمر ماضی کی خرابیوں کے  
انتقام کی موسم ہوتی ہے۔ اس عرصہ میں  
کافی تکالیف کا ہدف بننا پڑتا ہے۔ اور  
موت کی تیاری بھی

اسی موسم میں کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے  
اس عمر میں حقوق کی تلافی اور کثرت سے  
استغفار

پر زیادہ زور دینا چاہیئے۔



بوڑھوں کو اتنی کھانے پینے کی بھوک  
 نہیں ہوتی، جتنی انہیں اپنی انا کی بھوک  
 ہوتی ہے اس لئے آپ ان کی غلط بات کو  
 ظاہر آ تو تسلیم کر لیا کریں لیکن عملاً اُسے  
 ایسے انداز سے ٹال دیں کہ اُن کی انا  
 بھی باقی رہے اور وہ آپ کو نافرمان بھی  
 تصور نہ کریں —





بغیر شدید ضرورت کے قرض بالکل  
 نہ لیں۔ بعض دفعہ دینے والا قرض کو تنہائی  
 میں دیتا ہے۔ لیکن ادائیگی کی تاخیر کے  
 بعد وہ دس جگہ بدنام کر دیتا ہے۔ ادائیگی  
 کے بعد قرض تو ادا ہو جاتا ہے لیکن  
 اس کی پھیلی ہوئی بدنامی مشکل سے دفن  
 ہوتی ہے۔



اگر آپ قرآن مجید کا ترجمہ نہیں جانتے  
 تو تلاوت کے وقت یہ تصور کرتے جائیں کہ  
 جن آیات میں بُرائی سے روکا گیا ہے۔  
 اے اللہ! ہمیں ان بُرائیوں سے بچاتا  
 رہ! اور جن آیات میں نیکیوں کا حکم  
 دیا گیا ہے۔ ہمیں اُن نیکیوں پر عمل  
 کی توفیق عطا کر دے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ  
 اُس کے دل میں بُرائیوں سے نفرت اور  
 نیکیوں سے محبت پیدا کر دے گا۔





جس طرح جینا ایک عمل ہے  
 اسی طرح مرنے کا بھی ایک عمل ہے  
 جسے صحیح طریقہ سے جینا نہیں آتا اُسے اچھی  
 موت کے ساتھ مرنے کا بھی نہیں آتا۔ اچھی موت  
 گناہوں کو دفن کر دیتی ہے اور ایمان کو ساتھ  
 لے جاتی ہے اور بڑی موت ایمان کو دفن کر دیتی  
 ہے اور گناہوں کو ہمراہ لے جاتی ہے —





## جواڑی

جوانی میں وقت برباد کرتا ہے۔ پھر وہی  
وقت اُسے بڑھاپے میں بھی برباد کر دیتا ہے۔



اگر آپ اسٹیشن پر دیر سے پہنچے ہوں  
تو ٹرین سے یہ شکایت نہیں کر سکتے  
کہ وہ آپ کو لئے بغیر کیوں چلی گئی۔





کسی کی زبان پیچھے اور عقل آگے ہوتی ہے۔  
 جب وہ اپنی زبان سے غلط بات نکالنا چاہتا  
 ہے تو عقل آگے آکر اسے روک لیتی ہے۔ اور  
 بعض آدمیوں کی زبان آگے اور عقل پیچھے ہوتی  
 ہے۔ جب وہ اپنی زبان سے کوئی بات بولنا  
 چاہتا ہے تو غلط بات پہلے نکل جاتی ہے اور اس  
 کی عقل اس کو بعد میں ٹوکتی ہے۔





جو فقیر ضرورت پوری ہونے کے بعد  
 بھی مانگتا رہے۔ وہ فقیر نہیں ہے بلکہ وہ  
 غربت کے لباس میں ایک تاجر ہے۔  
 اس طریقے سے اُس نے جتنا مال جمع کر  
 رکھا ہوگا۔ یہ غصب شدہ مال ہے۔  
 آخرت میں اُس سے اس مال کی پائی  
 پائی وصول کی جائے گی —





اگر آپ کسی حاجت مند کی ضرورت  
 پورا کرنا چاہیں، اُن کی امداد ایسے خفیہ  
 انداز میں کی جائے کہ اُس کا ذاتی اعزاز  
 مجروح نہ ہونے پائے۔ کیونکہ انسان کو  
 فقر میں اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی وہ  
 اپنی سکنزشت میں ہتک کا غم محسوس کرتا

ہے۔ ★★ ★ ★★ ★★



عورت اگر غیر مرد سے بات کرتی تو  
 اُس کے لہجے میں ترشی ہونی چاہیئے۔ اس  
 طرح وہ مرد اُس سے سنبھل کر بات کریگا۔  
 اگر عورت نرم آواز سے بات کریگی تو  
 جس کے دل میں کچھ خرابی ہوتی ہے تو  
 وہ اس سے اپنی کچھ غلط امید وابستہ  
 کر لیتا ہے۔







کاٹھ کی ہانڈی میں جو بھی کھانا پکایا جائے  
 گا اس سے پکانے والے خود بھی بھوکے  
 رہیں گے اور اس کھانے پر جو کچھ خرچ ہو گا  
 وہ بھی برباد ہو جائے گا۔ یہ مثال اُن کیلئے  
 ہے جو رسومات پر اپنی دولت  
 برباد کر لیتے ہیں۔



بڑے بوڑھوں کو چونکہ نوجوان عورتوں میں  
 بیٹھنے سے کوئی رکاوٹ حاصل نہیں ہوتی، اس لئے  
 ایسا اختلاط بعض دفعہ ان کے جنسی جذبات کو  
 زیادہ تیز کر دیتا ہے۔ اس سے بچنے کی صورت یہ  
 ہے کہ یا تو ان کیلئے ان کی ہم عمری بڑی بوڑھی خواتین  
 کا انتظام کر دیا جائے۔ یا ایسے اختلاط میں انہیں زیادہ  
 دُور رکھا جائے۔ ورنہ احتمال ہے کہ کبھی بے جا  
 حرکت بھی کر سکتے ہیں۔





بوڑھے والدین کو اتنی اذیت دین جتنی  
 آپ بڑھاپے میں برداشت کر سکتے ہوں۔  
 ایک بیٹے نے اپنے والد کو بالوں سے پکڑ کر صحن  
 میں خوب گھسیٹا۔ جب اُسے دروازے  
 کی چوکھٹ تک لے آیا تو والد نے چیخ کر کہا:-  
 ”مجھے یہاں چھوڑ دے۔ میں نے بھی اپنے والد کو  
 اسی چوکھٹ تک گھسیٹا تھا۔





# آپ

جسے اپنا دوست بنانا چاہیں۔ پہلے  
اُس کے ساتھ آپ ایک طویل سفر  
کریں۔ سفر کی صعوبتیں، رفاقت اور وفاداری

کے جوہر کو

جلد آشکارا کر دیتی ہیں۔



ایک آدمی دو ہزار روپے کا مقروض تھا  
 اُس نے اپنے پیر سے دُعا منگوائی، پھر پیر صاحب کو  
 سٹور روپے دے دیئے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔  
 اگر یہ احمق سٹور روپے قرض خواہ کو دے دیتا تو  
 تئو کم دو ہزار قرض رہ جاتا۔ لیکن پیر کی منحوس دُعا  
 کی وجہ سے وہ اُلٹا دو ہزار ایک سو کا مقروض ہو گیا۔





ایک صوفی نے اپنے طوطے کو اللہ اللہ  
 سکھلا رکھا تھا۔ وہ ہر وقت دیوار پر  
 بیٹھ کر اللہ اللہ کا شور مچاتا رہتا تھا۔  
 اتفاقاً اُسے ایک بلی نے گردن سے  
 پکڑ لیا۔ تو پھر وہ ٹہیں ٹہیں کرنے لگا۔ اس  
 معلوم ہوا کہ فطرت کی حقیقت کسی مصنوعی  
 عمل سے تبدیل نہیں ہو سکتی —







## دَوْلَت

کو ایک جگہ جمع کر دینے سے کتنی دیکھی  
انسانوں کی زندگی ابھیرن بن جاتی ہے،  
اور اُس کے

خرچ کرنے سے کتنے بے کس اور بے نوا  
انسانوں کو سہارا مل جاتا ہے۔!

۵ خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم اتیر  
سارے جہاں کا درد ہمارا جگر میں ہے



انسان کی نجات کے لئے  
 اتنا ہی کافی ہے کہ آخرت میں  
 احتساب  
 کے جوتوں سے بچ جائے۔





مانگئے والا ہر وقت اپنی ہی ضرورت کو  
 زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ دینے والا خواہ  
 کیسی ہی تکلیف میں ہو، لینے والا اس کا ذرا  
 برابر بھی احساس نہیں کرتا —  
 لہٰذا ایسے لوگوں سے محتاط رہنا چاہیئے۔





پھول اگر چاہے کہ کانٹے کی زینتِ خوبی  
 میں کچھ تبدیلی آجائے، یہ قطعاً نہیں ہو سکتا،  
 بلکہ پھول کو چاہیئے کہ اس کے ساتھ اپنی  
 نرم خوبی کے ساتھ گزارا کرتا رہے۔





جو آدمی کسی چیز کو دھوکہ دے کر بیچتا ہے  
 اسی طرح جب وہ کوئی چیز دوسرے سے  
 خریدے گا تو دھوکا ضرور  
 کھائے گا۔

جیٹ نے بھگوئی اُلی بنیے نے ماری بٹی  
 ایک عورت سُوت بھگو کر بیچتی تھی۔ اور  
 بنیا ترازو کے ہمیر پھر سے اس سُوت کی  
 آدمی قیمت کھا جاتا تھا۔ ★★



پھول اگر چاہے کہ کانٹے کی زینتِ خوبی  
 میں لچہ تبدیلی آجائے، یہ قطعاً نہیں ہو سکتا،  
 بلکہ پھول کو چاہیے کہ اس کے ساتھ اپنی  
 نرم خوبی کے ساتھ گزارا کرتا رہے۔







ایک بدوی اللہ تعالیٰ کو کہہ رہا تھا  
 جب میں کوئی مُرغی پکڑنا چاہتا ہوں تو  
 وہ فوراً میرے آگے دوڑنے لگتی ہے۔ لیکن  
 میں جب یہ دُعا کرتا ہوں کہ ہر مُرغی میرے  
 پیچھے دوڑتی چلی آئے تو میری یہ دُعا منظور  
 نہیں ہوتی، کابل بھی یہی چاہتا ہے کہ  
 ہلنے چلنے کے بغیر ہر چیز مُفت میں  
 ملتی رہے — \*\*

ٹوٹی خواہ معمولی قیمت کی  
 کیوں نہ ہو اُسے اچھی جگہ رکھنا پڑتا  
 ہے۔ اس لئے کہ وہ سر کی بلندی کو ظاہر  
 کرتی ہے۔

جوتی خواہ لاکھ روپے کی کیوں  
 نہ ہو وہ پاؤں میں ہونے کی وجہ سے اُسے  
 زمین پر ہی رکھنا پڑتا ہے۔ اس سے معلوم  
 ہوا کہ اچھی ٹمچست خسیں انسان کو  
 بھی بلند بنا دیتی ہے۔

# جوسکورت

بیوہ ہو جائے اس کی شادی کا جلدی  
 اہتمام کریں، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ  
 بیہوشی کی آڑ میں اپنی مظلومیت  
 کو ایسے کر بناک انداز میں ظاہر کرتی ہے  
 کہ اچھے خاصے انسان بھی سن کر پیسج  
 جاتے ہیں پہلے پہل وہ یہ انداز اپنی  
 ضرورت کے مطابق کرتی ہے، بعد

میں وہ اسے ایک عادت بنا لیتی ہے  
 اس طریقے سے جو کچھ جمع کرتی ہے۔  
 اپنے یتیم بچوں پر بے تحاشا خرچ کرتی  
 ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس کے یتیم  
 بچے اس مفت خوری کی وجہ سے  
 بے کار اور ننگے بن جاتے ہیں۔ جو بعد  
 میں ناسور بن کر پورے معاشرے کو تباہ  
 کر دیتے ہیں۔



اگر آپ ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے غریب  
 مریض کے ساتھ اس لئے دھوکہ کر رہے  
 ہیں کہ وہ آپ کے دھوکے سے واقف  
 نہیں بنے۔ تو قدرت بعض دفعہ اس دھوکے  
 کا اس طرح انتقام لیتی ہے کہ جب آپ  
 سُنار سے زیور بنوائیں گے تو وہ سُنار  
 بھی آپ کو خوب لوٹے گا۔ اس لئے کہ  
 آپ بھی سُنار کے دھوکے سے واقف

نہیں ہیں۔ اور اسی سُنار کو مکان بنواتے  
 وقت معمار لوٹے گا کہ یہ سُنار بھی اس  
 معمار کے دھوکے سے واقف نہیں ہے۔  
 اسی طرح ہر دھوکا باز ایک دوسرے کو  
 کاٹتا رہتا ہے، تاکہ کوئی بھی سکون کی  
 زندگی نہ گزار سکے۔







بُرائی کی اصلاح اس لئے نہیں

ہوتی کہ بُرے لوگ ہمیشہ اپنی بُرائی کے جواز

میں بُرے لوگوں کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جناب کیا ہم حرام کھا رہے ہیں؟

ساری دنیا حرام کھا رہی ہے۔

مُشرک قومیں بھی انبیاء کو گندے

خاندان کا عمل پیش کرتے تھے کہ ہم تمہاری

بات اس لئے نہیں مانتے کہ جمائے آبار

اجداد بھی ان ہی باتوں پر عمل کرتے تھے،  
 اصلاح کے لئے صرف اچھے لوگوں کے  
 اعمال کو سامنے رکھا جائے، کیونکہ میلہ  
 کپڑا ستھرے پانی سے صاف ہوتا ہے  
 نہ کہ منیے پانی سے۔ !





بعض اچھے خاصے صاحب ثروت  
 اور صحت مند انسان بھی مردیوں کچرنے  
 نہیں رکھ سکتے۔ اسکی وجہ یہ ہوتی  
 ہے کہ وہ اپنے پیٹ کو کھانے پینے میں  
 نہایت ہی بے ڈھنگے پن کا عادی بنا  
 لیتے ہیں۔ اس لئے وہ پیٹ کے ان  
 چیکوں کو ایک محدود وقت کا  
 پابند نہیں بنا سکتے \*\*\*

یاد رکھیے !

ایسے لقمے جو روزہ خور کے پیٹ میں  
جاتے ہیں۔ وہ لقمے بعض دفعہ کینسر  
یا کسی دوسری مہلک بیماری کا نتیجہ بھی  
بن سکتے ہیں۔



دوست تین قسم کے ہوتے ہیں:-

۱۔ ایک وہ جو تیرا بھی دوست ہو اور تیرے دوست کا بھی دوست ہو اور تیرے دشمن کا بھی دشمن ہو۔

۲۔ ایک وہ جو تیرا بھی دوست ہے اور تیرے دوست کا بھی دوست ہے اور تیرے دشمن کا بھی دوست ہے۔

۳۔ ایک وہ جو تیرا بھی دوست ہو ، اور تیرے دشمن کا بھی دشمن ہو اور تیرے دوست کا بھی

دشمن ہو۔

پہلا دوست خالص دوست ہے۔ دُومرا  
دوست جو تیرے دشمن کا بھی دوست ہے  
وہ کبھی اُس دشمن کے ساتھ مل کر تمہیں بھی سخت  
نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اور تیسرا دوست  
جو تیرے دوست کا دشمن ہے وہ ایک  
دن تمہارا بھی دشمن بن جائے گا۔



## ایک بد صورت عورت

اپنے اندھے خاوند کو کہہ رہی تھی  
 کہ اگر تیری آنکھیں ہوتیں تو میرے حسن و  
 جمال کو دیکھ کر بے ہوش ہو جاتا۔  
 اندھے نے جواب دیا کہ :-

میں نے شادی والی رات ہی تیرے  
 حسن و جمال کا مشاہدہ کر لیا تھا۔ اگر تو  
 اتنی خوبصورت اور پارسا ہوتی تو میرے



مال باپ مجھ جیسے اندھے کو ایسی  
حُور کیسے دیتے؟

اس سے معلوم ہوا کہ جس انسان  
میں بصیرت نہیں ہوتی، اس کے ساتھ  
ہر بُرائی حسین بن کر چمپٹ جاتی ہے۔





دشمن کا حق ہے کہ وہ اپنی دشمنی  
 کو کھل کر استعمال کرے۔ آپ کو اس پر  
 بیچنے چلانے کا کوئی حق نہیں ہے، آپ  
 ذرا اپنے اندر جھانک کر دیکھیں کہ جب  
 آپ کسی کے دشمن بنے ہوئے تھے، تو  
 آپ اس وقت کتنے شریفانہ انداز کو  
 استعمال کر رہے تھے —





جہانِ فل

بندرگاہ میں زیادہ محفوظ رہتے  
ہیں۔ مگر جہانِ فل بندرگاہ  
کے لئے

نہیں بنائے گئے





۵

حُسن ہیں

ذوقِ وقتِ دولت میں تسکینِ حیات  
آدمی محسوس کرتا ہے مگر ہوتی نہیں





۵

مُشک کی خاک میں مل کر بھی کبھی بُو نہ گئی  
 صُحبتِ گل میں رہا خارِ مسگر تو نہ گئی





۹

دُرِایا بارہا مُوسٰیؑ نے ان کو قہر باری سے  
 مگر اس قوم کو مطلب نہا مطلب نہ آری سے





۵

عبادت اسی کی ہے رب کو پسند  
کہ جس سے نہ پہنچے کسی کو گزند !







۹

طُولِ عَسَمِ حیات سے گھبرانہ اے جگر  
وہ کون سی ہے شام کہ جس کی سحر نہ ہو





۵

کہنے کو یوں ہزاروں ہیں یادوست  
مشکل کے وقت ایک ہے پروردگار دوست





۵

مَنْ مَسِيَ لَاتُنْ أَجْلًا لِكَلِّ جِيسَا بَحِيسِ  
اِس سے تو کا گا بھلا جو اندر باہر ایک





۵

جو کہ مصروف ہیں کفر کی سرگوشی میں  
ہوش آئے گا انہیں موت کی بے ہوشی میں





۵

جلدی جلدی ہو جائے گا اُس کا ستیاناس  
 امد ہو چاہیں کی خسر پہ ہو پچاس





باقی بنے شیخ میں ابھی حسرت گناہ کی  
کالا کرے گا منہ بھی جو ڈاڑھی سیاہ کی





۵

فولاد کہہ سارا رہتا ہے شمشیر کے لائق  
پیدا ہوا اگر اس کی طبیعت میں حسریہ







۵

نہ رہ سکے گی شرافت جو زن ہو بے پردہ  
سبب یہ ہے کہ نگاہوں کی مار پڑتی ہے

(اکبر)





## مَشُورہ

میرا تو مشورہ یہ ہے کہ شادی آج کر ڈالو  
کہ شوہر آجکل بیوی کا خدمت گار ہوتا ہے



میرا سرتاج اُٹھتے ہی کچن میں جا رہتا ہے  
میں اُٹھتی ہوں تو میرا ناشتہ تیار ہوتا ہے  
وہ جھاڑو اور پالش کو بڑی نیکی سمجھتا ہے  
خشوع سے کام کرتا ہے نہ کچھ اصرار ہوتا ہے



۵

جسے یہ بھی نہیں معلوم تھا اے دوستو کل تک  
 مرقت کیا بلا ہے، جذبہ مہر و وفا کیا ہے  
 مگر اب تو یہ عالم ہے کہ وہ اُمیدوار آ کر  
 ہر اک دوڑ سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

